سلسلۂ مطبوعات
۲۹۰

امّت کی بقا
اور
عقیدۂ ختم نبوّت

مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

بار اوّل

۱۴۲۰ھ ——————— ۱۹۹۹ء

کتابت	حفیظ الرحمٰن عابد
طباعت	لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس
صفحات	۳۲
تعداد اشاعت	ایک ہزار
قیمت	=/۱۵

باہتمام

محمد غفران ندوی

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست عناوین

۱	پیش لفظ	۴
۲	اُمّت مسلمہ کی سب سے بڑی دولت اور خصوصیت	۱۱
۳	وحدت عقائد	۱۳
۴	وحدت ارکان	۱۴
۵	ختم نبوّت کا اعلان اس اُمّت کی حفاظت اور بقا کا ضامن ہے	۱۵
۶	سب فیض ہے ختم نبوّت کا	۱۹
۷	شریعت میں اضافہ کرنے والا گستاخ ہے	۲۲
۸	قادیانی مذہب خالص برطانیہ زادہ ہے	۲۳
۹	انگریزی طاقت کے خلاف سلطان ٹیپو شہید کا جہاد	۲۵
۱۰	حضرت سیّد احمد شہید اور ان کی تحریک جہاد	۲۵
۱۱	مرزا قادیانی کو کھڑا کرنے کا اصل مقصد جذبۂ جہاد اور حمیت دینی کو ختم کرنا تھا	۲۷
۱۲	عقیدۂ ختم نبوّت اور مسلمان	۲۹

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ہندوستان میں انگریزی سامراج کے آخری ایک سو سال مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش اور نقصان رسانی کے گزرے ۱۸۵۷ء کی انقلابی کوشش کی ناکامی کے بعد مسلمانوں کو خاص طور پر بڑا نقصان اٹھانا پڑا، ان کی سیاسی طاقت کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مذہبی طاقت کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کی گئی، ایک تو تعلیمی محاذ پر ایک ایسا نظام تعلیمی رائج کر کے جس کے ذریعہ مسلمانوں میں ایسے تعلیم یافتہ لوگ پیدا ہوں جو اسلامی غیرت اور اسلامی فکر و عمل سے خالی ہوں، دوسری طرف ایسے افراد کی ہمت افزائی کر کے جو مسلمانوں کو ان کے صحیح دینی عقیدہ سے ہٹا کر نئے باطل عقیدہ و مذہب میں مبتلا کر دیں۔

ان کی پہلی کوشش کے نتائج اس طرح سامنے آئے کہ نئی مسلم نسل میں شریعت اسلامی کو شک کی نظر سے دیکھنے والے اور مغربی تمدن و تہذیب کی برتری کے قائل لوگ پیدا ہوئے اگر اس کے مقابلہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخلص علمائے دین کو علوم دینیہ کے مدارس و جامعات قائم کرنے کی توفیق نہ

www.abulhasanalinadwi.org

دی ہوتی اور ان کے ذریعہ مغربی فکر و تہذیب کے یلغار کے لیے رکاوٹ پیدا کرنے کے اسباب نہ پیدا کیے ہوتے تو اسلام خود مسلمانوں کے ذہنوں میں قصۂ پارینہ ہو جاتا۔

انگریز حاکموں کی دوسری کوشش صحیح اسلامی عقیدہ و تہذیب سے ہٹا کر نئے باطل عقیدہ و مذہب میں پھنسا دینے کی اس طرح سامنے آئی کہ قادیان کے ایک طالع آزما شخص مرزا غلام احمد کو کھڑا کر دیا گیا، جنھوں نے پہلے ایک داعی اور مُصلح کی حیثیت سے کام شروع کیا، پھر اپنے کو مجدد دین قرار دیا، اور یہ حربہ چل جانے پر باقاعدہ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا، اور نبی ہونے کے دعویٰ سے پہلے اپنے کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے ماتحت نبی ہونے کا دعویٰ کیا، اور اس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ سے اپنے براہِ راست رابطہ ہونے اور وحی آنے کا، پھر مذہبی احکام میں تغیّر و تبدّل کا دعویٰ بھی کیا، انگریزوں نے اس قادیانی تحریک کی شخصی طریقہ سے سرپرستی کی۔ اور اس کے صلہ میں غلام احمد قادیانی نے انگریزی اقتدار کی حمایت اور تعریف اختیار کی، چنانچہ غلام احمد قادیانی نے منجملہ دوسری باتوں کے انگریزی حکومت کو خدا کی رحمت اور کفّار سے جہاد کو نامناسب عمل قرار دیا، اپنے شہر قادیان کو مدینہ منوّرہ کی حیثیت کا شہر قرار دیا، غلام احمد قادیانی چونکہ علمی صلاحیت پہلے سے رکھتے تھے، اس لیے جاہلوں اور انگریزی نظام تعلیم کے پروردہ لوگوں کی ایک تعداد کو متأثر کیا، اور جب علمائے دین یا مصلحین نے ان کے خلاف کوششیں کیں، تو انگریزی حکومت نے اپنے تعلّق کے لوگوں کو اس مخالفت

www.abulhasanalinadwi.org

سے منع کیا، اور نئی مذہبی دعوت کو طاقت پہنچائی یہ کام انگریزوں نے اس ہوشیاری سے کیا، کہ لوگوں کو عام طور پر انگریزوں کی اس سرپرستی کا پتہ نہ چل سکا، اور غلام احمد قادیانی کے بہت سے ماننے والے اس کو مخلص اور سچّا سمجھتے رہے، اور ختم نبوّت کے عقیدہ کی حکمت اور اہمیت سے ناواقفیت رکھنے والے گمراہ ہوتے رہے۔ قادیانی مذہب کا پرچار کرنے والوں کا طریقہ یہ رہا کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے مذہب کے ان پہلوؤں کو چھپائیں جن سے صحیح العقیدہ لوگ بھڑک سکتے ہوں، مثلاً کہیں یہ کہہ دیتے ہیں، ہم مرزا کو نبی نہیں مجدد مانتے ہیں، کہیں یہ کہہ دیتے ہیں کہ نبی ہونے کا مطلب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلّم کی ماتحتی کے ساتھ ہے، کہیں یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ ایسے نبی ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جن کے لیے آخری زمانہ میں آنے کی پیشین گوئی آتی ہے، تو وہ یہ ہی مرزا صاحب ہیں جو اَب آگئے ہیں، اس طرح جہاں جیسا دیکھا وہاں ویسی بات کہہ دی، غریبی دیکھ کر مال کی مدد سے کام لیتے ہیں، اور خود ان کے پاس مال کی کمی نہیں، بڑے شہروں میں ان کے شاندار دفتر ہیں، ان کے مبلّغین جگہ جگہ جاکر خاموشی اور چالاکی سے اپنا کام کرتے ہیں، اور اپنے کو مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں، اور جہاں جیسی ضرورت ہوتی ہے وہاں ویسا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں، خواہ جھوٹ یا دھوکہ دہی کا ہو۔

بہرحال نئی نبوّت اور نئے دین سے بچنے کے لیے ختم نبوّت کی جو اہمیت ہے اور قادیانیوں کو سامراجی اور اسلام دشمن طاقتوں کی جو مدد حاصل ہے وہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلّہٗ العالی نے قادیانی مذہب کی گمراہی اور ضلال و کفر کو بتانے کے لیے اپنی کتابوں اور تحریروں میں ہر خاص پہلو کو نمایاں کیا[1] اور اپنی متعدد تقریروں میں اس کو بیان کیا، اس سلسلہ کی ایک اہم تقریر وہ تقریر ہے جو حضرت مولانا مدظلّہٗ نے ختم نبوّت کانفرنس کانپور منعقدہ ۹، ۱۰، ۱۱ / اکتوبر ۱۹۹۸ء کے جلسہ عام میں ۱۱ / اکتوبر کو حلیم ڈگری کالج گراؤنڈ میں فرمائی، یہ کانفرنس تین روز تک مجلس تحفظ ختم نبوّت کانپور کے زیر اہتمام مدرسہ جامع العلوم پٹکاپور میں منعقد ہوئی، حضرت مولانا مدظلّہٗ کی یہ تقریر ختم نبوّت کے موضوع پر ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے، اس میں ظہور اسلام سے قیام قیامت تک نبی کی "وحدت" و "خاتمیّت" اور اس کے تنہا شارع و مطاع ہونے کے بارے میں اُمّت کے عقیدہ اور اس کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دین مکمّل ہو چکا ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم آخری نبی ہیں، اب اس دین میں کسی کمی یا زیادتی کی ضرورت نہیں جس کے لیے کسی کو کھڑا ہونا پڑے۔

سید محمد شارق سلّمہٗ (متعلّم مدرسہ ضیاء العلوم تکیہ کلاں رائے بریلی) دعا و شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس اہم اور قیمتی تقریر کو نقل کر کے

---

[1] حضرت مولانا مدظلّہٗ کی اس موضوع پر ایک مستقل تصنیف "قادیانیت تحلیل و تجزیہ" ہے اور دو[2] اہم رسالے "قادیانیت کا ظہور اور اس کے مؤید و سرپرست" و "قادیانیت اسلام اور نبوّت محمدیہ کے خلاف ایک بغاوت" ہیں، جن کا مطالعہ مفید ہوگا۔

www.abulhasanalinadwi.org

پیش کیا اور حضرت مولانا مدظلہٗ نے اس پر نظر بھی ڈالی جس کے بعد اب اس کی اشاعت کا انتظام کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے علماء و مبلّغین اور داعیوں اور عام مسلمانوں کو مستفید فرمائے اور مولانا مدظلہٗ کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ واللہ ولی التوفیق وبہ الثقۃ وعلیہ التکلان۔

۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

محمد رابع حسنی ندوی
سکریٹری مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی اشرف المرسلین وخاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ وذریتہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الی یوم الدین وبعد!!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ ـ ٣)

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" (الاحزاب ـ ٤٠)

حضرات! قادیانیت کے موضوع پر بڑی فاضلانہ، مفکرانہ، متکلمانہ اور تحلیل وتجزیہ کے ساتھ اہم اور وقیع تقریریں آپ نے سنی ہوں گی، میں ان تفصیلات میں نہیں جاسکتا، وقت کی کمی کی وجہ سے بھی اور عمر وصحت کے تقاضے سے بھی، اور اس لیے بھی کہ اس کی ضرورت بھی نہیں سمجھتا، لیکن تاریخ کے نہ صرف ایک طالب علم بلکہ ایک مصنف اور تاریخ عالم کے ایک واقف کار کی حیثیت

www.abulhasanalinadwi.org

سے اور پھر اس کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک اور دنیا کے ایک بڑے حصہ کی سیر و سیاحت کرنے والے ایک داعی کی حیثیت سے بھی آپ کے سامنے کچھ خصوصی باتیں رکھنا چاہتا ہوں ایسی باتیں جو اس موضوع پر فیصلہ کن ثابت ہوں گی۔

پہلی بات تو یہ کہنی ہے کہ ابھی جو ہم نے آپ کے سامنے آیتیں پڑھیں یہ ہم نے اور آپ نے قرآن مجید میں ایک دو بار نہیں سیکڑوں ہزاروں بار پڑھی ہوں گی، اللہ توفیق دے کہ ساری عمر پڑھتے رہیں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان آیات سے جو نتیجہ نکلتا ہے، اور ان آیات سے جو حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور حقیقت تک پہنچنے کی جو توفیق ہوتی ہے، اس کی اہمیت پر بہت کم لوگوں نے غور کیا۔

پہلی آیت جو ہم نے آپ لوگوں کے سامنے تلاوت کی وہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	آج کے دن میں نے تمہارے لیے
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ	تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ	کو تمہارے لیے پورا کر دیا، اور
دِیْنًاط	تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت
(سورۂ مائدہ ــ ۳)	دین کے پسند کر چکا۔

دوسری آیت کریمہ جو تلاوت کی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں

www.abulhasanalinadwi.org

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (سورۂ احزاب۔۴۰)

ہیں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

اُمّتِ مسلمہ کی سب سے بڑی دولت اور خصوصیت

ان آیات سے اس اُمّت کو نہیں بلکہ عالم کو جو دولت ملی ہے، اور جو نعمت ملی ہے، جو خصوصیت عطا ہوئی ہے، اس پر بھی بہت کم لوگوں نے غور کیا، ایک بات تو یہ ہے کہ ان آیتوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کے اختتام کا اعلان کیا، کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں، نبوّت کا سلسلہ آپؐ کی ذات پر ختم ہوتا ہے، اب کوئی نبی نہیں آئے گا، اب کوئی درجہ مزید تعلیم واصلاح کا باقی ہی نہیں رہا کہ کسی نئے نبی کی ضرورت باقی رہتی، دعویٰ نبوّت کی گنجائش ختم ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دین (یعنی اسلام) کو مکمل فرمادیا، اور اپنی نعمت پوری کردی، اس اکمال دین واتمام نعمت کے بعد یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوجاتی ہے کہ اب دین میں کسی ترمیم، اضافہ، تصرّف کی گنجائش باقی نہیں رہی، اور نہ ہی کسی نبی کی بعثت کی حاجت وضرورت۔

یہ اس اُمّت پر اللہ کا ایک عظیم احسان وانعام ہے اور اس کی خصوصیت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس دنیا سے رحلت فرمانے سے پہلے ہی، یہ کھلا اور برملا اعلان کردینا تھا، کہ نبوّت کا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اختتام ہوگیا، اور دین اور خدا کی نعمت عظیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچادیا گیا، اب نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

www.abulhasanalinadwi.org

کے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ملّت اسلامیہ کے بعد کوئی ملّت ہوگی[1]

اس اعلان ربّانی سے جو پوری صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں فرمادیا گیا ہمیں بڑا سبق اور پیغام ملتا ہے، اس اعلان سے ہمیں وحدت عقائد اور وحدت ارکان کی دعوت ملی، وحدت زمانی اور وحدت مکانی کی دعوت ملی، پہلی بات تو یہ صاف طور پر اس سے عیاں ہوتی ہے کہ قیامت تک کے لیے اب اس اُمّت اسلامیہ، اُمّت محمدیہ، کے عقائد بھی ایک ہوں گے، ارکان بھی ایک ہوں گے،

---

[1] یہ وہ نعمت تھی کہ جس پر یہود کے علماء و عقلاء کو رشک آیا، اور مسلمانوں کو انھوں نے حسد کی نگاہ سے دیکھا، وہ یہ جانتے تھے کہ ادیان سابقہ اپنی اصل صورت کھو بیٹھے تھے، اور تحریف کا شکار ہوگئے تھے کہ وہ اس اعلان و ضمانت سے خالی تھے، چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ:۔

"ایک یہودی عالم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو ایک مستقل تہوار اور جشن کا دن بنا لیتے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ"، اس پر حضرت عمرؓ نے کہا، مجھے وہ دن بھی خوب معلوم ہے، اور وہ گھڑی بھی اچھی طرح یاد ہے، جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوئی تھی، وہ جمعہ کا دن اور یوم عرفہ کی شام تھی۔" (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب منصب نبوّت اور اسکے عالی مقام حاملین)

www.abulhasanalinadwi.org

دوسری بات یہ کہ ہر زمان و مکان میں، ہر عہد اور ہر دور میں اور ہر اس جگہ جہاں مسلمان آباد ہیں، وہاں پر ایک وحدت پائی جائے گی، دینی وحدت، اعتقادی وحدت، عملی وحدت،

وحدت عقائد

"وحدت عقائدی" یہ ہے کہ اس "اُمّت" کے (جو اپنے کو مسلمان کہتی ہے، قرآن کا کلمہ پڑھتی ہے، اسلام کا دعویٰ کرتی ہے) عقائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر قیامت تک ایک رہیں گے، توحید کامل رہے گی، پیغمبروں کی رسالت اور انبیاء کی نبوّت پر ایمان جنھیں اللہ نے اپنے اپنے وقت اور اپنی اپنی جگہ اس نازک اور عظیم کام کے لیے انتخاب کیا، اور پھر آخری پیغمبر اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، پچھلے پیغمبروں کی رسالت پر بھی ایمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوّت اور اس کی خاتمیت پر بھی ایمان، اور اس طرح ایمان کہ نبوّت و رسالت آپؐ پر ختم ہے، نبوّت کے ساتھ نبوّت کی خاتمیت پر بھی ایمان کہ اب کسی کو بھی تا قیامت نبوّت نہیں ملنی ہے، یہ کوئی معمولی اور ہلکی بات نہیں ہے دنیا میں کسی بھی اُمّت کو یہ فضیلت نہیں ملی۔

اسی طرح ہم نبی اور رسول کی رسالت و نبوّت کے اقرار اور ان کے شرف و مرتبہ کے اعتراف کے ساتھ یہ کہتے ہیں، کہ کسی بھی نبی و رسول کی اُمّت کو یہ خصوصیت نہیں حاصل ہوئی کہ یہ وحدتیں (وحدت عقائد بھی

www.abulhasanalinadwi.org

ہو اور وحدت ارکان بھی ہو) ملی ہوں جو اس اُمّت کو ملیں، یہ امتیاز اللہ رب العالمین نے صرف اُمّت محمدیؐ کو ہی عطا کیا۔

وحدت ارکان

"ارکانی وحدت" یہ ہے کہ دین کے ارکان میں ذرا بھی فرق نہیں آنے دیا جائے گا، نہ کسی زمانہ میں نہ ہی کسی علاقہ میں، کہ حالات کو دیکھ کر کے نماز تین وقت کی کر دی جائے، یا کوئی اور تبدیلی لائی جائے، یا یہ کہ روزے کے ایّام بدل دیئے جائیں، ایک لطیفہ یاد آیا، بڑے منصب پر فائز ایک محترم شخصیت نے (میں نام نہیں لوں گا) ہم سے کہا کہ مولانا صاحب! آپ لوگ اتنے سخت موسم میں روزے رکھتے ہیں، رمضان جاڑے میں کیوں نہیں کر لیتے، تو یاد رکھئے!! ارکان جیسے تھے ویسے ہی رہیں گے، اور اسی طرح ادا کئے جائیں، نماز وہی پانچ وقتوں کی روزے وہی رمضان کے مبارک مہینے کے، نہ جاڑے سے اس میں فرق آئے گا نہ گرمی سے، زکوٰۃ اسی طرح اپنے نظام اور نصاب کے مطابق جو بنایا گیا ہے، اور جس کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے، "حج" ٹھیک اسی طرح "بیت اللہ شریف" کا اپنے تمام مناسک کے ساتھ بغیر کسی فرق اور تبدیلی کے اور اس کے تمام مناسک ہمیشہ ایک ہی رہیں گے، قیامت تک اس میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا اور نہ ہونے دیا جائے گا، یہ جو وحدت ہے اسے وحدت ارکانی کہتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

ختمِ نبوّت کا اعلان اس اُمّت کی حفاظت و بقا کا ضامن ہے

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں، ہم نے تاریخ کا الحمدللہ خوب مطالعہ کیا ہے، اور ہمیں اس کی اپنے علمی کاموں اور تصنیفی کاموں میں برابر ضرورت بھی پڑتی رہتی ہے، ہم نے یہودیت وعیسائیت کی مستند کتابیں بھی پڑھی ہیں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ ان کی پوری تاریخ مد و جزر کی تاریخ ہے، نشیب و فراز کی تاریخ ہے، مشرق و مغرب کی تاریخ ہے، محبّت و اختلاف کی تاریخ ہے، عقائد میں اختلاف، ارکان کے ادا کرنے میں اختلاف، یہ جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں محض اُمّت کے ایک فرد ہونے کے ناطے نہیں، تاریخ و مذاہب کا مطالعہ رکھنے والی کی حیثیت سے بھی، ذرا آپ بھی مطالعہ کیجیے، فرنچ کی کتابیں پڑھیے، جرمن کتابیں پڑھیے، انگلش کتابیں پڑھیے، مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کیجیے، مذاہب کی جو تاریخ لکھی گئی ہے، آپ ان مؤرخوں کو اس کا اقرار کرتے نہیں بلکہ شرم سے گویا منھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بلکہ ایسے احساس کمتری کے ساتھ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے دیکھیں گے، اور آپ دیکھیں گے کہ اسلام سے پہلے کے مذاہب میں سے کوئی مذہب بھی ایسا نہیں ہے کہ اس کے پیغمبر نے جس طرح اعلان کیا اور جو باتیں بتائیں وہ مذہب ان کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق صدیوں چلتا رہا ہو، صدیوں کیا بلکہ بعض مرتبہ تو نصف صدی اور دہائیوں تک بھی چلنا مشکل ہوگیا۔

ان مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں اتمام نبوّت کا اور ختمِ نبوّت کا

www.abulhasanalinadwi.org

اعلان نہیں کیا گیا تھا یہ کہیں نہیں ملتا کہ ان مذاہب کو جو لوگ برحق مانتے ہیں اور ان پر پورا یقین رکھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں وہ بھی جہاں تک ہماری معلومات ہیں ان میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ نبی و رسولؑ نے اپنی خاتمیت خاتم الرسل وخاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا ہو، کسی نے بھی ایسا نہیں کیا، نہ ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایسا اعلان ہوا۔

آپ ان تمام مذاہب کی تاریخ میں پڑھیں گے، ذرا کشادہ نظری کے ساتھ اور کشادہ ذہنی کے ساتھ آپ دیکھیں تو آپ کو صاف نظر آئے گا کہ ان میں صرف اختلاف ہی نہیں بلکہ تضاد پایا جاتا ہے، یہ مذہب شروع میں یہ کہتا تھا اور اب یہ کہتا ہے، اس مذہب کے پیشوا اگر یہ نہیں تو کم از کم احتیاط کے لیے یہ کہتے ہیں، اس مذہب کے پیشوا اور ترجمان اور اس کے مستند عالم پہلے یہ کہتے تھے، اب ان کی رائے وہ نہیں رہی وہ اب یہ کہتے ہیں، یہ صحیح عقیدہ ہے اب ان کا کہنا یہ ہے کہ صحیح عقیدہ وہ نہیں یہ ہے، عبادت یہ ہے، نہیں یہ عبادت نہیں تھی بدعت ہے، یہ ثابت ہے نہیں یہ ثابت نہیں مفروضہ ہے، آپ دیکھیں گے کہ ان مذاہب میں عقائد کا اختلاف ملے گا، ارکان کا اختلاف ملے گا، زمانہ کے ساتھ وہ بدلتے رہیں گے، اختلاف زمانی بھی ہے اور اختلاف مکانی بھی، اس لیے آپ کو صاف صاف نمونے ملیں گے ایسے نمونے کہ اس مذہب کی اشاعت کا جو دائرہ ہے اور علاقہ ہے، جو اس کی دنیا ہے، مذہبی دنیا اس کے کسی حصے میں کچھ ہو رہا ہے، کسی حصہ میں کچھ، یہ سب اس کا نتیجہ تھا کہ وہاں ختم نبوت کا اعلان نہیں ہوا تھا ان لوگوں کے لیے اس کا موقع تھا، اور

www.abulhasanalinadwi.org

گنجائش تھی، جائز و ناجائز کی امکانی گنجائش تھی کہ وہ جو چاہیں دعویٰ کریں، آج یہ بات کیوں ہے کہ ساری دنیا کے انقلابوں کے باوجود، سیاسی انقلابات بھی، اجتماعی انقلابات بھی اور اخلاقی انقلابات بھی، یہ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہیں پیش آئے، یہ تاریخی شہادت ہے، اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا، علمی انقلابات کے ساتھ علمی ترقیات کے ساتھ علمی تحقیقات کے ساتھ اور نئے نئے اکتشافات کے ساتھ اور نئے نئے فوائد حاصل ہونے کی امید کے ساتھ جو اس میں تغیر و تبدیل کرنے سے اور نیا دین اور نیا عقیدہ پیش کرنے سے ہو سکتے ہیں، یہ جو بعثت نبوی کے بعد ہوا ہے اس کے پہلے کبھی نہیں ہوا، میں ایک تاریخ داں کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملے گی۔

لیکن اس کے باوجود یہ دین اب تک ایک چلا آرہا ہے، انبیاء اور رسل جو گزر گئے ہیں ان پر ایمان باقی ہے، ابھی بھی اللہ تعالیٰ کی برتری اور قدرت کاملہ کہ " اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ "، اور اس کی ذات کی وحدت کہ پورے عالم کو چلانے والا وہی ہے، جو اس کائنات کو یہ کائنات اس کے قبضہ اور دست قدرت میں ہے، " اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ "، ان سب کے باوجود بھی ایک چیز ہے جو ابھی تک بنیادی اور اساسی عقائد پر، میں ان چیزوں کو نہیں کہتا جو کسی نے جیسے کہ ابھی آپ نے نظم سنی اپنے کسی دنیاوی مفاد کے خاطر یا کسی رشوت کے نتیجے میں یا کسی مفاد کے سلسلے میں عزت و جاہ کے سلسلہ میں پیدا کر دیا، دین میں وہ چیز بالکل نہیں چلنے پائی، آج تک دین بالکل صاف اور منقّٰی مجلّٰی

www.abulhasanalinadwi.org

موجود ہے، اور سب جانتے ہیں کہ اگر نیت خراب نہیں ہے، اور خدا کا اگر خوف کسی بھی درجہ میں باقی ہے، تو وہ بدعت و سنّت کو سمجھتا ہے کہ یہ سنّت ہے اور یہ بدعت ہے، بدعت کو کوئی بھی سنّت ثابت نہیں کر سکتا، معصیت کو کوئی بھی طاعت ثابت نہیں کر سکتا، شرک کو کوئی توحید ثابت نہیں کر سکتا، کوئی اللہ کی رضا کا ایسا طریقہ جس میں رسم و رواج کی بو آتی ہو، دنیاوی مفاد ہو، نہیں جانا جا سکتا، یہ کس بات کا نتیجہ ہے، یہ نتیجہ ہے اتمام نبوّت اور ختم نبوّت کے اعلان کا۔

آج آپ یورپ و امریکا کے آخری سرے تک چلے جائیے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ کم لوگوں کو اتنی سیر و سیاحت کا اتفاق ہوا ہوگا جتنا ہمیں ہوا، اس میں ہماری قابلیت اور لیاقت کو دخل نہیں یہ محض اللہ کا فضل و انعام ہے، کہ کم سے کم عالم اسلام کو لے لیجیے عالم غیر اسلامی کی بھی ہم نے خوب سیر کی ہے، یورپ و امریکا و افریقہ سب ہم نے دیکھے ہیں، عالم اسلام کا تو شاید ہی کوئی کونہ ہم سے بچا ہو، مراکش جس کو عربی میں مغربِ اقصیٰ کہتے ہیں (انتہائی مغربی کونہ) اور صرف مغرب اقصیٰ مراکش تک ہی نہیں وہاں کے آخری حصّہ اور آخری سرے تک یعنی وجدہ تک میں گیا ہوں، اور پھر اس کے بعد ادھر تاشقند بخاریٰ اور سمرقند بھی جانا ہوا ہے، وہاں نمازیں بھی پڑھی ہیں، بزرگوں کے مزارات کی زیارت بھی کی ہے، وہاں خطابات بھی ہوئے ہیں، وہاں کے ارباب حل و عقد سے ملاقاتیں بھی ہوئی ہیں، اس کے علاوہ عالم عربی کا کوئی ملک نہیں جہاں میں نہیں گیا، عراق، شام، مصر، لیبیا، شرق اردن، ترکی، خلیج کا علاقہ اور صرف یہ ملک ہی نہیں شہر شہر گیا ہوں لیکن کوئی جگہ ایسی نہ پائی جہاں

www.abulhasanalinadwi.org

دین کی بنیادی باتوں میں فرق پاتا، یہاں دین کے ارکان کچھ ہوں وہاں کچھ ہوں نماز پڑھیں بھی اور اللہ کے فضل سے پڑھائیں بھی لیکن اس کے لیے ہمیں کوئی گائڈ بک تک نہیں دی گئی کہ آپ نمازیں پڑھانے جارہے ہیں یہاں آپ کے ملک کی طرح نماز نہیں ہوتی، یہاں وضو کے بعد یہ کرنا اور پڑھنا ہوتا ہے، یہاں کھڑے ہوکر ایک خاص دعا پڑھنی ہوتی ہے، یہاں دیوار پر یوں ہاتھ لگانا ہوتا ہے، یہاں نماز شروع کرنے سے پہلے یہ الفاظ کہنے پڑتے ہیں، یہ عبارت سنانی پڑتی ہے، کچھ کہنا پڑتا ہے، خاص قسم کی تعلیم دینی پڑتی ہے، اگر قبر ہے تو اس کے آگے جھکنا پڑتا ہے، بے جان سے حاجت براری کرنی پڑتی ہے، یہ کتنی وسیع دنیا ہے چپہ چپہ میں مسلمان آباد ہیں لیکن ایک طرح کی نماز ہر طرف ہورہی ہے، جاکر آپ کہیں دیکھ لیجیے، افغانستان، ترکستان، انگلستان مراکش، مصر، اندلس، (اسپین) روس، چین، جاپان کہیں چلے جائیے ادھر لیبیا، سوڈان، الجزائر جاکر دیکھ لیجیے آپ اطمینان سے نماز پڑھ سکتے ہیں اور پڑھا بھی سکتے ہیں خدا کے فضل سے یہ شرف و عزّت بھی ہمیں حاصل ہوئی مگر کسی نے کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی اور نہ ہم نے کچھ پوچھنے کی، وقت ہوا تو کہا گیا آگے بڑھیے آگے بڑھ گیا بعد میں بھی کسی کو کوئی اشکال و اعتراض نہیں ہوا، اور نہ کوئی کمی لگی۔

سب فیض ہے ختم نبوّت کا!

آخر یہ کس بات کا نتیجہ ہے، یہ نتیجہ ہے ختم نبوّت کا، اتمام نبوّت کا، اکمالِ

www.abulhasanalinadwi.org

شریعت کا اگر یہ ختم نبوّت کی دولت نہ ہوتی تو اس اُمّت کو یہ اعزاز اور یہ امتیاز نہ ملتا، میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ یہ جو آپ کا بنور میں بیٹھے اتنے وسیع میدان میں کثیر تعداد میں اکٹھا ہوئے دین کی باتیں سن رہے ہیں، یہی نماز، یہی روزہ، یہی زکوٰۃ، یہی حج سارے ارکان اسی طرح باقی ہیں، کتنے سیاسی انقلابات آئے اور کتنے موانع پیدا ہوئے، سمندر کا سفر کتنا خطرناک بن گیا لیکن حج کا سفر اسی طرح چلا آرہا ہے، کوئی بھی اس کو روک نہ سکا بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے ہنگامے برپا ہوئے کچھ فرق نہ پڑا، کیسے کیسے انقلابات آئے حکومتیں ہٹ گئیں ماحول بدل گیا لیکن حج جیسا کل فرض تھا آج بھی فرض ہے، آج ویسے ہی لوگ بیت اللہ شریف جارہے ہیں جیسے پہلے جاتے تھے بلکہ اب تو بہت بڑی تعداد میں جارہے ہیں کوئی اس کو روک نہ سکا، سیاسی انقلابات آئے، حجاز مقدّس میں تو سیاسی نظام میں ٹھہراؤ رہا ہی نہیں، پہلے ترکوں کی حکومت تھی، ان سے پہلے کسی اور کا اقتدار پھر شریف مکّہ آئے وہ گئے تو اب آل سعود حکمراں ہیں۔

انتظامی و سیاسی تغیرات جو ہوں لیکن ارکان دین میں کوئی تغیر و انقلاب نہیں، حج کی ادائیگی میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا، کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی، اللہ کے فضل سے حرمین شریفین سے عمرہ کرکے ابھی چند روز ہوئے آرہا ہوں، وہی بیت اللہ شریف، وہی مطاف وہی حرم شریف وہی طواف، وہی اشواط، اشواط تک میں اضافہ نہیں، یا زمانہ کے ساتھ طواف میں کمی یا زیادتی کی جاتی یا اس کا مشورہ دیا جاتا یا ترتیب میں فرق لایا جاتا

www.abulhasanalinadwi.org

ایسا کچھ نہیں ہوا، جیسا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کر گئے اور بتا گئے ویسا ہی آج جاری ہے، خدا معاف کرے کہ جرأت کی بات ہے آج اگر دنیا میں صحابی بھی اٹھ کر آئیں خدا کو یہ منظور ہو اور ایسا پیش بھی آجائے، صحابی اگر نہیں تو کوئی بڑے سے بڑا تابعی اور بڑے سے بڑا ولی اللہ بزرگ آجائے، تابعین میں حضرت حسن بصریؒ یا امام علی زین العابدینؒ، حضرت سعید بن المسیبؒ اور حضرت اویس قرنی تک آجائیں، ولیوں اور بزرگوں میں سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت جنید بغدادیؒ تک آجائیں، امام غزالیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی آجائیں یا پھر ہندوستان کے بزرگوں اور اقطاب میں خواجہ معین الدین چشتی قبر سے اٹھ کر آجائیں، بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ اور کوئی بھی بڑے سے بڑا بزرگ اور امام آجائے دین کو بدلا ہوا نہیں دیکھیں گے، دین کو ویسا ہی پائیں گے جیسا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا، اگر بعض چیزوں کو بدلا ہوا دیکھیں گے بھی اور نئی چیزیں پائیں گے تو یہ نتیجہ ہے جہالت کا، غفلت کا، نفس پرستی کا، خواہش پرستی کا، دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا کہ یہی صحیح ہے، قرآن میں نہ کوئی تحریف کر سکتا ہے نہ یہ سن سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ	(اس) نصیحت نامہ (یعنی قرآن)
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط	کو ہم نے، ہاں ہم ہی نے نازل
(سورۂ الحجر - ۹)	کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

شریعت میں اضافہ کرنے والا گستاخ ہے

ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے فخر کرنا چاہیئے اور امّت اسلامیہ کو اس پر فخر کا پورا کا پورا حق ہے کہ اس کا دین مکمل ہو چکا ہے، پوری شریعت اب ہمارے سامنے ہے اب اس شریعت میں کوئی اضافہ نہیں ہونا ہے، اور اگر کوئی ایسا کرنے کی جسارت کرتا ہے تو وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم ہے، ہم کسی بھی یورپین انگریز اور کسی بھی دوسرے مذہب کے ماننے والے سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ کسی گوشہ یا چپہ میں چلے جائیے یہی شریعت ملے گی جو یہاں ہے، یہی احکام ملیں گے جو یہاں ہیں یہی ارکان ملیں گے جو آپ یہاں دیکھ رہے ہیں، نماز کے جو اوقات یہاں ہیں وہی دوسری جگہ وہی لندن میں، وہی نیویارک میں، وہی ماسکو میں، وہی پیرس میں، کہیں کیسے بھی حالات ہوں، موسمی حالات ہوں، سیاسی حالات ہوں، خطرات ہوں، سفر کرنا ہو، گرم علاقے ہوں یا ٹھنڈے علاقے ہوں اس میں کوئی تغیر نہیں چھوٹے یا بڑے دن کی وجہ سے نماز پانچ وقت سے گھٹا کر تین وقت یا پانچ وقت سے بڑھا کر سات وقت کی نہ کر دی جائے یا مغرب کی عصر کے وقت یا عصر کی ظہر کے وقت کر دی جائے یہ سب کچھ بھی نہیں، نہ کہیں ایسا ہے نہ کبھی ہو سکتا ہے، یاد رکھئے یہ اس کا فیض ہے اور عطیہ ہے ختم نبوّت کے اعلان کا۔

www.abulhasanalinadwi.org

قادیانی مذہب خالص برطانیہ زادہ ہے

اس کے بعد اب میں آپ سے ایک بات اور کہتا ہوں، ایک مؤرخ کی حیثیت سے کہ اس عالمگیر دین اور اس دائمی و ابدی دین کے خلاف دنیا میں خاص طور سے غیر اسلامی حلقوں میں، غیر دینی مملکتوں میں اور غیر اسلامی معاشروں میں یہ بڑی تشویش رہی کہ اس دین میں کس طرح تبدیلی کی جائے کہ کوئی کمی آجائے اور دین پر سے اعتماد متزلزل ہو جائے، اس کے لیے ان لوگوں نے جتن بھی کیے، سازشیں رچیں، لوگوں کو کھڑا کیا، خاص طور سے مسیحی قوم جو زیادہ بیدار مغز اور تعلیم یافتہ بھی ہے اور اسلام اور مسلمانوں سے اس کا واسطہ بھی زیادہ پڑا ہے، اس کے لیے بڑی کوشش کی کہ اس دین کی وحدت اور جامعیت اور اس کی عالمیت اور ابدیت ختم ہو، تاریخ میں بہت سی ایسی چیزیں دبی ہوئی ہیں، دفن ہیں، کھوئی ہوئی ہیں، ان کا پتہ نہیں چلا، ورنہ یہ ثابت کر دیا جاتا کہ مسیلمہ کذّاب کے پیچھے مسیحی دماغ، عیسائی سازش کام کر رہی تھی، اسود عنسی کے پیچھے کوئی غیر اسلامی طاقت کام کر رہی تھی، طلیحہ و سجاح کے دعویٔ نبوّت کے پیچھے ایسا ہی تھا، اور یہ قادیانی مذہب تو خالص برطانیہ زادہ ہے، میں اس کو سیدھے لفظوں میں کہوں گا کہ برطانیہ ساختہ ہے، مرزا صاحب نے صاف صاف خود لکھا ہے "کہ میں اور میرا خاندان حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے" یعنی ساختہ نہیں خود کاشتہ پودا ہوں، ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہوں اور وہ کہتے ہیں:

"کہ میں نے جہاد کے خلاف اور حمیت دین کے خلاف اور

www.abulhasanalinadwi.org

برطانیہ کی مخالفت کے خلاف، اتنی کتابیں اور رسالے لکھے ہیں کہ اگر انھیں جمع کر دیا جائے تو پچاس الماریاں بھر جائیں۔[1]

ہماری تو یہاں تک تحقیق ہے افسوس ہے کہ اس کے ثبوت کے لیے پورا سامان نہیں مل سکا اور یہ کہ جب سرسید مرحوم نے جو کہ سنی العقیدہ تھے ختم نبوت کے قائل اور توحید کے قائل تھے ان کی والدہ حضرت سید احمد شہیدؒ کی مرید تھیں اور ان کا نام سید احمد حضرت سید احمد شہیدؒ کے نام نامی ہی پر رکھا تھا، جب وہ تفسیر لکھ رہے تھے تو انھوں نے کہیں کہیں قادیانیت پر جرح کی اور تنقید کی تو اس پر ان کے پاس اس وقت کے گورنر کا خط آیا اور بہت دنوں تک علی گڑھ کے میوزیم میں اس خاص حصہ میں جس میں سرسید احمد مرحوم کی ذات کے متعلق ان کے کاغذات، نوادرات اور قلمی چیزیں تھیں موجود تھا، اس میں یہ صاف صاف تحریر تھا، کہ آپ قادیانیوں کے خلاف کچھ نہ کہئے، یہ تحریک ہمارے مفاد میں ہے" سرسید مرحوم سے یہ صاف صاف انھوں نے کہا، اور یہ بات بالکل ثابت ہو چکی ہے کہ قادیانیوں نے اس جذبہ کو جو مسلمانوں میں پیدا ہو گیا تھا حکومت برطانیہ کی مخالفت کا جذبہ اور یہ میں تاریخ کے اور اس موضوع کے ایک طالب علم کی حیثیت سے بیان کرتا ہوں کہ جب انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آ گئے اور ان کا قبضہ شروع ہوا، تو سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک جذبہ اور عزم پیدا ہوا انگریزوں سے مقابلے کا، اور انھوں نے ہی سب سے پہلے خطرہ محسوس کیا اور مقابلہ شروع کیا۔

---

[1] تریاق القلوب از مرزا قادیانی ص ۱۵

www.abulhasanalinadwi.org

انگریزی طاقت کے خلاف سلطان ٹیپو شہید کا جہاد

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سب سے پہلے جو خاندان میدان میں آئے اور جو طاقت میدان میں آئی وہ ٹیپو سلطان تھے، اور ان کا خاندان، اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ٹیپو سلطان اور ان کا خاندان حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کے ماموں شاہ ابو اللیثؒ اور ان کے نانا حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ کا دامن گیر تھا، اور بیعت تھا، اور یہ بات کلکتہ میں حضرت سیّد صاحبؒ سے ٹیپو سلطان کے بیٹوں نے کہی، جب حضرت سید صاحب وہاں گئے ہوئے تھے کہ ہمارا خاندان تو آپ کے خاندان کا دست گرفتہ ہے، تو جاننا چاہیئے کہ سب سے پہلے ٹیپو سلطان شہیدؒ نے انگریزوں سے مقابلہ کیا اور شہید ہوئے، یہی نہیں بلکہ جس وقت وہ شہید ہو گئے تو انگریزوں کو یقین نہیں آتا تھا، جب انھوں نے یہ دیکھ لیا کہ شہادت واقع ہو چکی ہے تو جنرل ہارس (HORSE) ان کی نعش مبارک کے پاس آیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ "آج سے ہندوستان ہمارا ہے"[1] اور ٹھیک کہا اس نے۔

حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور ان کی تحریک جہاد

میں آپ سے صاف طور پر کہتا ہوں کہ ٹیپو سلطان شہیدؒ ہی ہیں جنھیں سب سے پہلے انگریزی حکومت کے خطرے کا احساس ہوا، اور انھوں نے اسے اسلام

---

[1] (ملاحظہ ہو تاریخ سلطنت خداداد میسور، از محمود خاں محمود بنگلوری ص ۲۶۶)

www.abulhasanalinadwi.org

اور مسلمانوں کے لیے ہی نہیں ملک کے لیے بھی پُرخطر سمجھا اور پھر انھوں نے حمیت دینی اور غیرت اسلامی پیدا کی اور غیرت وطنی بھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّد احمد شہیدؒ کو جو اتر پردیش میں رائے بریلی کے ایک دیہات کے رہنے والے تھے کھڑا کیا، اور ۱۸۳۱ء میں حضرت سید صاحبؒ کی شہادت ہوگئی، اس سے پہلے آپ نے مہاراجہ گوالیار کو خط لکھا، ذرا ملاحظہ کیجیے کہ زمانہ کون ہے، لکھنے والا کون ہے اور لکھا کسے جا رہا ہے، رائے بریلی کے ایک دیہات کا رہنے والا اور ایک بوریہ نشین اور ایک فقیر ریاست گوالیار کے تخت نشین اور راجہ کو خط لکھ رہا ہے کہ:

"بر رائے سامی روشن و مبرہن	جناب کو خوب معلوم ہے کہ یہ
است کہ بیگانگاں بعید الوطن،	پردیسی سمندر پار کے رہنے والے
ملوک زمین و زمن گردیدہ و تاجران	دنیا جہاں کے تاجدار اور یہ سودا
متاع فروش بپایۂ سلطنت رسیدہ	بیچنے والے سلطنت کے مالک
امارتِ امرائے کبار و ریاست	بن گئے ہیں، بڑے بڑے اہل
رؤسائے عالی مقدار برباد نمودہ	حکومت کی حکومت اور ان کی
اند، و عزّت و اعتبار ایشاں	عزّت و حرمت کو انھوں نے
بالکل ربودہ[1]"	خاک میں ملا دیا۔

اسی طرح ۱۸۵۷ء میں جو جوش و ولولہ تھا وہ بھی انھیں کا پیدا کیا ہوا تھا،

[1] ماخوذ از مکتوبات قلمی محفوظہ کتب خانہ ٹونک (سیرت سید احمد شہید از راقم حصّہ اوّل)

www.abulhasanalinadwi.org

سر ولیم ہنٹر نے صاف لکھا ہے کہ :۔

"انھوں نے ہندوستان میں ایک ایسا مذہبی انقلاب برپا کر دیا، جس کی مثال اس کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی، یہی انقلاب ہے، جس نے پچاس سال سے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کی روح کو دبنے نہ دیا"[1]

اور یہ بھی لکھا ہے کہ دہلی سے مراد آباد تک کوئی سفر کرتا تو درختوں پر مسلمانوں کی لاشیں لٹکی نظر آتیں اور ان میں زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کا تعلق حضرت سیّد احمد شہید کی جماعت سے تھا۔

مرزا قادیانی کو کھڑا کرنے کا اصل مقصد جذبۂ جہاد اور حمیت دینی ختم کرنا تھا

اب انگریزوں کو اس کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسا آدمی پیدا ہو جو ان کی دینی حمیت کو ختم نہ کر سکے تو کم از کم ٹھنڈا کر دے، ختم نہ کر سکے مگر کمزور کر دے تو اس کے لیے انھوں نے قادیان کے رہنے والے مرزا صاحب کا انتخاب کیا اور بہت صحیح انتخاب کیا کیونکہ ان کا خاندان ان کا بہت دنوں سے وفادار چلا آرہا تھا، خود ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور وہی لوگ ان کے بہترین داعی مبلغ بن گئے تھے۔

خود مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

---

[1] "ہمارے ہندوستانی مسلمان"
از: ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر، مترجمہ ڈاکٹر صادق حسین مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور

www.abulhasanalinadwi.org

کہ "میں نے انگریزوں کی حمایت اور جذبہ جہاد و حمیت دینی کی تردید میں اتنی کتابیں لکھیں ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں"[1]

اس پر کم لوگوں کی نظر ہے کہ حقیقت میں یہ انگریزوں کی ایک سازش تھی، جو اس لیے رچی گئی تھی کہ مسلمانوں کے اندر سے جذبۂ جہاد کم ہو، حمیت وغیرت اسلامی ختم ہو، ادھر ترکی سلطنت کا بھی اثر تھا ادھر مسلمان بالکل کمربستہ اور نبرد آزما تھے، انگریزی حکومت سے ان کے دلوں میں شدید نفرت اور کراہت تھی، جو کسی دوسری قوم میں نہ تھی، یہاں پر میں ایک بات آپ سے کہوں گا کہ ایسی نفرت میں جب تک دینی عقیدت شامل نہ ہو، خدا کا خوف شامل نہ ہو تو اس میں وہ گہرائی وہ جوش پیدا ہو ہی نہیں سکتا، یہ بات صرف مسلمانوں کو حاصل تھی، اور انگریز اس کو خوب سمجھتے تھے، وہ یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ مسلمانوں کی مخالفت دوسری مخالفتوں کے مقابلے میں ہمارے لیے زیادہ خطرناک ہے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ دوسری قوموں کی ہم سے مخالفت میں کوئی گہرائی نہیں ہے، اور اس میں استحکام نہیں ہے، اور اس میں کوئی مذہبی تحریک اور مذہبی ترغیب جو ایسے موقع پر ہوا کرتی ہے وہ شامل نہیں ہے، اس لیے ان کے یہ بات سمجھ میں آئی کہ ان کے مقابلے کے لیے کسی مسلمان ہی کو آلۂ کار بنا کر کھڑا کیا جائے، کیونکہ ان کا مقابلہ کوئی مسلمان مدعی نبوّت ہی کر سکتا ہے، اس طرح انگریزوں نے مرزا غلام احمد کو

---

[1] ملاحظہ ہو راقم کا رسالہ "قادیانیت اسلام اور نبوّت محمدی کے خلاف ایک بغاوت" مطبوعہ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ۔

www.abulhasanalinadwi.org

قادیان سے کھڑا کیا، اور ان کی پوری سرپرستی وحمایت کی۔

عقیدۂ ختم نبوّت اور مسلمان

یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ یہ جو دین صحیح شکل میں آج تک موجود ہے کہ آج آپ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے ہیں امید ہے کل بھی اسی وقت نماز پڑھیں گے، آج جو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی ہے یہ وہی نماز ہے جو صحابہ کرام نے پڑھی تھی، جو مدینہ طیبّہ اور مکّہ معظمہ میں پڑھی گئی اور آج یہاں بھی پڑھی جارہی ہے، یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ کسی ذہانت کا؟ کسی منصوبہ بندی کا، کسی اجتہاد کا؟ اور کسی عبقریت اور مافوق البشر اور مافوق الفطرت لیاقتوں وصلاحیتوں کا نتیجہ نہیں، یہ نتیجہ ہے اور نتیجہ ہی نہیں احسان ہے صرف اور صرف اعلان ختم نبوّت کا، اور اتمام نبوّت کا، اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیش کے لیے بند ہو چکا ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم آخری نبی ہیں، اب نہ اس کی ضرورت ہے اور نہ کوئی تقاضا کہ یہ کہا جائے کہ خاصے دن ہو چکے ہیں ایک زمانہ بیت چکا ہے، اس لیے اب عشاء کا وقت تبدیل ہو کسی اور وقت نماز ہونی چاہیئے، یہ چار رکعت زیادہ ہیں کیونکہ یہ دور بڑی مصروفیتوں کا ہے، اور دوسری طرف لوگوں کے اعضاء وجوارح بھی اب ویسے نہیں رہے جیسے پہلے لوگوں کے تھے، اس لیے اب دو ہی رکعت پڑھی جانی چاہیئے، اور کوئی یہ کہنے لگے کہ اب وِتر کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ یہ توحید راسخ کرنے کے لیے تھی اب یہ کام ہو چکا۔

یاد رکھئے عالم اسلام کا بڑے سے بڑا مجتہد اور بڑے سے بڑا عالم مصلح

www.abulhasanalinadwi.org

اور ریفارمر (REFORMER) کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا ہونا چاہیے یہ تبدیلی ہونی چاہیے، یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوّت کا، اس لیے ہم کو اس کو مضبوطی سے پکڑنا اور دانتوں سے دابنا چاہیے "عروۃ الوثقیٰ" بناکر کے ہم اس پر قائم ہی نہ رہیں بلکہ ہمارے اندر اس سلسلے میں شدید غیرت ہونی چاہیے نبوّت کا دعویٰ کرنے کا کسی کو موقع نہ دیا جائے، کسی کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہی، اس سلسلے میں ایسا ردعمل اور ری ایکشن ہو تو پھر کسی کو جرأت ہی نہ ہو، افسوس ہے کہ جب انھوں نے یہ دعویٰ کیا تو اس وقت دینی حمیت وغیرت اس درجہ کی نہ تھی جیسی ہونی چاہیے تھی ایسے لوگ بھی اٹھتے جارہے تھے جو اس وقت اس کی زبان منہ سے کھینچ لیتے، بنیادی بات یہ ہے کہ انگریزوں کی انھیں سرپرستی حاصل تھی اور جو کچھ وہ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے وہ سب انگریزوں کے سایہ تلے۔

اب میں زیادہ وقت آپ کا لینا نہیں چاہتا اور بات کو طول دینا نہیں چاہتا بس یہ کہتا ہوں کہ آپ اس فتنہ کو اسلام کے لیے پھر سے سب سے بڑا خطرہ سمجھیں، اور اس کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک بڑی سازش اور بغاوت سمجھیں، یہ حقیقت ہے کہ ختم نبوّت کے عقیدے میں ایک اطمینان ہے، ایک سکون ہے، ختم نبوّت کا اعلان نہ ہوتا تو آدمی آسمان کی طرف دیکھتا رہتا کہ شاید پھر کوئی وحی آرہی ہو اور کوئی روشنی ظاہر ہو رہی ہو، پھر کوئی نبی آنے والا ہو، اور جگہ جگہ لوگ نبی کے منتظر ہوتے اور لوگوں کو دعویٰ کرنے کا موقع ملتا لیکن ایسا اس لیے نہ ہو سکا کہ مسلمانوں کا اجتماعی طور پر ایمان وعقیدہ تھا۔

۱۰ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ

www.abulhasanalinadwi.org

لکم الاسلام دیناط

آخر میں ہم شاعر اسلام علاّمہ اقبال علیہ الرحمۃ کی ایک بڑی ہی حکیمانہ فلسفیانہ اور متکلمانہ بات ذکر کرکے اپنی بات ختم کریں گے۔ یہ ایسی بات ہے جو بڑے سے بڑا متکلم اور فلسفی کہتا تو اس کو زیب دیتی، بہت خوب بات کہی ہے بڑے پتہ کی بات اللہ نے ان کی زبان سے نکلوائی، یہ ایسی بات ہے کہ اس کی شرح میں ایک پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے، انھوں نے کہا ہے کہ:

"دین و شریعت تو قائم ہیں کتاب و سنّت سے، دین و شریعت کی بقاء اور دین و شریعت کا استمرار اور وجود مربوط ہے کتاب و سنّت سے جب تک کتاب و سنّت ہے دین باقی ہے، دین و شریعت باقی ہے لیکن امّت کی بقاء ختم نبوّت کے عقیدے سے ہے"

اُمّت اُمّت اس وقت تک ہے جب تک کی ختم نبوّت کا عقیدہ موجود ہے، ختم نبوّت کا عقیدہ نہیں رہا تو یہ اُمّت اُمّت نہیں پھر اُمّت نہیں اُمتیں جنم لیں گی، اُمّتیں بھی کیا گروہ و جماعتیں بنیں گی اور کھیل تماشہ ہو جائے گا کہ آج کوئی اس کونہ میں نبوّت کا دعویٰ کر رہا ہے کوئی اس گوشہ میں بیٹھا اپنے کو نبی بتا رہا ہے، کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میرے پاس اُردو میں وحی آرہی ہے، کوئی باور کرا رہا ہے کہ میرے پاس باری باری ہندی اور انگریزی میں وحی آرہی ہے، یہاں تک کہ ایک شہر سے کئی کئی نبوّت کے دعویدار ہو سکتے ہیں، اس اس میں منافست چل جائے گی، کسی کا دعویٰ زیادہ مؤثر ہوتا ہے، کسی کے

www.abulhasanalinadwi.org

دعویٰ پر کتنے زیادہ لوگ لبیک کہتے ہیں، اس کے نتیجہ میں ہماری توانائی، ہماری طاقت وزور، ہمارا ذہن ودماغ، ہماری ذہنی عزت وحمیت ہمارا دینی فکر وعمل بجائے تعمیر کے، بجائے دین کی دعوت دینے کے اور اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت میں لگنے کے اپنی خودساختہ تعلیمات کی اشاعت اور اپنے بنائے ہوئے دین کی دعوت میں لگیں گی۔

www.abulhasanalinadwi.org